بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

روزنامہ

الفضل

یومیہ پنجشنبہ کے

قادیان

رجسٹرڈ نمبر ۸۱۲۵

جلد ۳۵ | ۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ھش | ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۶ فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو ضعف کی شکایت ہے۔ احباب دوائے صحت فرمائیں۔

کل بروز جمعرات ۱½ بجے دوپہر جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مسجد اقصےٰ میں مغربی افریقہ کے تبلیغی حالات کے متعلق تقریر فرمائینگے۔

آج دن بھر مطلع ابر آلود رہا۔ اور کسی قدر بارش اور ژالہ باری ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبلیغی مکتوب

قیصرہ وکٹوریہ کے نام

ہم نے "الفضل" کی کسی اشاعت میں اعلائے کلمۃ الحق کے زیر عنوان لکھا تھا کہ آج جبکہ اسلام کا صرف نام ہی نام رہ گیا ہے۔ ہر کس و ناکس کا مقام نہیں۔ کہ وہ داعی الی الحق کے فرائض سرانجام دے سکے بلکہ ایسے دور میں وہی یہ فرائض انجام دے سکتا ہے۔ جس کو یا تو اللہ تعالےٰ نے اس کام کے لئے مامور کیا ہو۔ اور یا پھر اس کے خلفاء یا اس کی جماعت کے ان افراد کا ہے جنہیں ان کی ماموریت پر کامل ایمان حاصل ہو گیا ہو۔

آپ انبیاء کی تاریخ کا مطالعہ فرمائینگے تو معلوم ہوگا۔ کہ ہر نبی تبلیغ کے لئے اپنے ذرائع کو کام میں لاتا رہا ہے۔ اکثر انبیاء نے خطوط کے ذریعہ جابّر قوموں کے سرداروں اور بادشاہوں کو تبلیغ کی ہے۔ حضرت سرور کائنات خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض تبلیغی خطوط آج بھی موجود ہیں۔ ہم الفضل میں قسط وار ان کو شائع کر رہے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس شان کا تاریخی اور تبلیغی خط لکھنے کی توفیق خدا تعالےٰ نے اس زمانے میں صرف مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہی کو عطا کی ہے۔

ہم ذیل میں کچھ اقتباسات حضور اقدس کے تحفہ قیصریہ سے پیش کرتے ہیں۔ یہ تبلیغی خط ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کو اس کی جوبلی پر بطور تحفہ کے ارسال کیا گیا تھا۔ جس زمانے میں یہ خط لکھا گیا تھا۔ اس وقت انگریز حکومت کا سکہ تمام دنیا پر بیٹھ چکا تھا۔ فرانسیسی بھی جو انگریزوں کے زبردست حریف رہ چکے تھے۔ انگریزوں سے یورپ اور ہندوستان میں شکست کھا کر دب چکے تھے۔ جرمنی روس اور امریکہ وغیرہ مغربی ممالک ابھی اپنے ابتدائی دور میں تھے۔ اس وقت تمام عیسائی دنیا کے نمائندے انگریز ہی سمجھے جاتے تھے اس لئے ملکہ وکٹوریہ کے نام یہ تبلیغی خط گویا تمام عیسائی دنیا کے لئے پیغام کی حیثیت رکھتا تھا۔ ہندوستان میں اس وقت سرسید آنجہانی مسلمانوں کے رہنمائے اعظم سمجھے جاتے تھے لیکن ان کی نظر صرف مسلمانوں کی دنیاوی بہبودی تک ہی محدود تھی۔ ملکہ وکٹوریہ یا قوم انگریز کو دعوت اسلام دینا ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ الغرض تحفہ قیصرہ تاریخ عالم میں ایک ایسی دستاویز ہے۔ کہ جس کی نظیر سوائے انبیاء کے نہیں ملتی اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام کی تاریخ کی تمام گذشتہ صدیوں میں اتنی بڑی سلطنت کے والی کو ایسی دعوت حق کی سوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی بشر کو توفیق نصیب نہیں ہوئی۔ آپ کی دعوت حق کے کئی پہلو ہیں۔ جن میں سے ہم یہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی معصومی اور اسلامی تعلیم کی فوقیت صرف دو پہلوؤں کے متعلق اقتباس درج کرتے ہیں۔ آپ ملکہ وکٹوریہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

"جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعوےٰ ہے۔ وہی دعوےٰ مسلمانوں کو بھی ہے۔ گویا آنجناب کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترک جائداد کی طرح ہے۔ اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے۔ کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے اور یسوع کی محبت میں۔ اسی دعوےٰ کی تائید میں آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور ہر ایک کو بتایا گیا ہے۔ کہ اگر چاہے تو نشانوں کے ذریعہ سے اس دعوےٰ میں اپنی تسلی کرے۔ اور اس جگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اس لئے جرأت کی ہے۔ کہ حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے۔ اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں۔ اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا ان تمام امور نے مجھے تحریک کی۔ کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر باادب التماس کروں۔ کہ جس طرح خدا تعالےٰ کی طرف سے جناب موصوفہ کروڑہا انسانوں کی جان و مال و آبرو کی محافظ ٹھہرائی گئی ہیں۔ بلکہ چرندوں اور پرندوں کے آرام کے لئے بھی حضرت موصوفہ نے قوانین جاری کئے ہیں۔ کیا خوب ہو کہ جناب کو اس چھپی ہوئی توہین پر بھی نظر ڈالنے کے لئے توجہ پیدا ہو جو یسوع مسیح کی شان میں کی جاتی ہے۔"

"حضور ملکہ معظمہ اپنی روشن عقل کے ساتھ سوچیں کہ کسی کو خدا کے برگزیدہ اور خدا کا دشمن نام رکھنا جو لعنت کا مفہوم ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور بھی توہین ہوگی؟ پس جس کو خدا کے تمام فرشتے مقرب مقرب کہہ رہے ہیں اور جو خدا کے نور سے نکلا ہے۔ اگر اس کا نام خدا سے برگشتہ اور خدا کا دشمن رکھا جائے۔ تو اس کی کس قدر اہانت ہے۔ افسوس اس توہین کو یسوع کی نسبت اس زمانہ میں چالیس کروڑ انسانوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ اے ملکہ معظمہ یسوع مسیح سے تو یہ نیکی کر۔ خدا تجھ سے بہت نیکی کرے گا۔ میں دعا مانگتا ہوں کہ اس کارروائی کے لئے خدا تعالےٰ آپ کی محسنہ ملکہ معظمہ کے دل میں القا کرے پیلاطوس نے جس کے زمانہ میں یسوع تھا۔ ناانصافی سے

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہودیوں کے رعب کے نیچے آکر ایک مجرم قیدی کو چھوڑ دیا۔ اور یسوع جو بے گناہ تھا۔ اسکو نہ چھوڑا۔ لیکن اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند ہم عاجزانہ ادب کے ساتھ تیرے حضور میں کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں کہ تو اس خوشی کے وقت میں جو شصت سالہ جوبلی کا وقت ہے یسوع کے چھوڑنے کے لئے کوشش کر۔

بے شک شہنشاہوں کے حضور میں ان کی استمزاج سے پہلے بات کرنا اپنی جان سے بازی ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت ہم یسوع مسیح کی عزت کے لئے ہر ایک خطرہ کو قبول کرتے ہیں۔ اور محض اس کی طرف سے رسالت نے کر بحیثیت ایک سفیر کے اپنے عادل بادشاہ کے حضور میں کھڑے ہوگئے ہیں۔ اے ہماری ملکہ معظمہ! تیرے پر بے شمار برکتیں نازل ہوں۔ خدا تیرے وہ تمام فکر دور کرے۔ جو تیرے دل میں ہیں جس طرح ہو سکے۔ اس سفارت کو قبول کر۔"

"اسلام کی تعلیم نہایت پر حکمت تعلیم ہے۔ اور وہ اسی نیکی کو حقیقی نیکی قرار دیتا ہے۔ جو اپنے موقع پر چسپاں ہو۔ وہ صرف رحم کو پسند نہیں کرتا۔ جب تک انصاف اس کے ساتھ نہ ہو۔ اور صرف انصاف کو پسند نہیں کرتا۔ جب تک اس کا ضروری نتیجہ رحم نہ ہو۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ قرآن نے ان باریک پہلوؤں کا لحاظ کیا ہے۔ جو انجیل نے نہیں کیا۔ انجیل کی تعلیم ہے کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری بھی پھیر دی جائے۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ۔ یعنی اصول انصاف یہی ہے۔ کہ جس کو دکھ پہنچایا گیا ہے۔ وہ اسی قدر دکھ پہنچانے کا حق رکھتا ہے۔ لیکن اگر کوئی معاف کر دے۔ اور معاف کرنا بے محل نہ ہو۔ بلکہ اس سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو۔ تو ایسا شخص خدا سے اجر پائے گا۔ ایسی ہی انجیل کہتی ہے۔ کہ کسی نامحرم کی طرف شہوت سے مت دیکھ مگر قرآن کہتا ہے۔ کہ نامحرم کی طرف ہرگز نہ دیکھ نہ شہوت سے اور نہ غیر شہوت سے۔ کیونکہ پاک دل رہنے کے لئے اس سے عمدہ تر کوئی ذریعہ نہیں ہے۔"

"اسی طرح قرآن عمیق حکمتوں سے پُر ہے۔ اور ہر ایک تعلیم میں انجیل کی نسبت حقیقی نیکی کے سکھلانے کے لئے آگے قدم رکھتا ہے۔ بالخصوص سچے اور غیر متغیر خدا کے دیکھنے کا چراغ تو قرآن ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ دنیا میں نہ آیا ہوتا۔ تو خدا جانے دنیا میں مخلوق پرستی کا عدد کس نمبر تک پہنچ جاتا۔ سو شکر کا مقام ہے۔ کہ خدا کی وحدانیت جو زمین سے گم ہو گئی تھی۔ دوبارہ قائم ہو گئی۔"

آپ اس رقم پر ٹھہر جائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج کا کامل سپاہی وہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شاندار اور نمایاں قربانیاں کرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی نظروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم بہت اہم دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور آئندہ ایک دو سال میں جماعت کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ قربانیاں کرنا پڑیں گی۔ پس اس کے پیش نظر دفتر اول کے تیرھویں سال کا وعدہ کرنے والوں سے مطالبہ ہے کہ اپنے مالی مشکلات اور مصائب اور تکالیف سے بے پروا ہو کر بے دریغ قربانی کریں۔ بعض احباب معمولی سا ذاتی قرض دیکھ کر قربانی کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ انہیں یاد رہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد چاہتا ہے۔ کہ وہ تنگی و ترشی کے باوجود اس جہاد میں شامل ہوں۔ جیسا کہ بعض احباب باوجود بیکار ہونے یا پنشن پر ہونے کے شاندار وعدے سلسلہ کی اہم ضروریات کو پیش نظر کر رہے ہیں۔ چنانچہ

(۱) حافظ محمد یوسف صاحب محلہ دارالرحمت خاکسار کو اس دفعہ وعدہ کرنے میں دیر ہو گئی۔ کیونکہ میں ملٹری کی ملازمت سے الگ ہو گیا ہوں۔ اس وقت میں نے نیا نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ میں نے چند سالوں سے یہ ارادہ کیا ہوا ہے۔ کہ میں ہر سال کم سے کم دوگنا اضافہ کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ گیارھویں سال ۱۰/- بارھویں میں ۲۶۰/- دیئے تھے۔ اب تیرھویں سال میں پانچ سو روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ اور یہ رقم لوہنی سے ادا کرنے کا خیال ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی۔ تو نفع سے۔ میری بیوی بلقیس بیگم صاحبہ دفتر دوم میں شامل ہونا چاہتی ہے۔ سال اول ۱۰/- سال دوم ۱۵/- سال سوم ۲۰/- حضور قبول فرما کر دعا فرما دیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قلم مبارک سے رقم فرمایا۔ کہ جزاکم اللہ احسن الجزاء مگر ایسا کرنا درست نہیں۔ آپ اس رقم پر ٹھہر جائیں۔ آئندہ وسعت ہو۔ تو وسعت کے مطابق بڑھائیں۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور سے آپ کی دوگنا والی نیت کے مطابق ثواب ملے گا۔ کیونکہ آپ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ٹھہرے ہیں۔ ورنہ آپ کی نیت ہر سال دوگنا اضافہ کرنے کی تھی۔

(۲) مولوی مبارک علی صاحب بنگال۔ حضور کا ارشاد ہے کہ ہم قربانی کے اس دور میں سے گزر رہے ہیں۔ جس میں ہمیں اپنا سب کچھ قربان کرنا پڑیگا۔ حضور کی اس تحریک کو پڑھ کر اپنی بے کسی۔ بے بسی پر دل خون ہوا جاتا ہے۔ حیران ہوں کہ کس طرح حضور کی اس بابرکت اور مبارک تحریک پر لبیک کہوں۔ میں ایک عرصہ سے ملازمت سے ریٹائر ہو چکا ہوں۔ اپنا پراویڈنٹ اور پنشن وضع کرا کر ایک رقم لی تھی۔ کہ اہل و عیال کے گذارہ کی صورت ہوگی۔ مگر بنگال کی گذشتہ شدید قحط سالی اور گرانی نے راس المال کا اکثر حصہ ہی خرچ کرنے پر مجبور کر دیا۔ اسی وجہ سے ایک حد تک تہی دست ہوں۔ باوجود اس کے سلسلہ کی اہم ضروریات خصوصاً تحریک جدید کی تبلیغی ضروریات کو کسی صورت میں پیچھے نہیں ڈالا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ قدم پیچھے ہٹانے کو دل نہیں چاہتا۔ گذشتہ سال ۲۰۰/- دیئے تھے۔ اب تیرھویں سال میں ۲۶۵/- کا وعدہ پیش حضور ہے یاد رکھو! جو خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے۔ اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دیں گے۔ وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے۔ اور وہی لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعتوں میں شمار کئے جائیں گے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

قادیان ۳۱ رماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے فوراً اپنے وعدے بھجوا دیں۔ حضور نے فرمایا کہ وعدہ کرنے کی آخری تاریخ یعنی ۱۰ر فروری بالکل قریب آگئی ہے۔ لیکن ابھی تک وعدوں کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ احباب کو فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔ اور نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنے وعدے بھیجنے چاہئیں۔ احباب ۱۰ر فروری کو یاد رکھیں!

جماعت اہلحدیث کی ناگفتہ بہ حالت

اخبار اہلحدیث میں اہلحدیثوں کی حالت ان الفاظ ذکر کی گئی ہے۔ کہ:۔

"واقعات شاہد ہیں کہ جتنا ہماری جماعت میں اختلاف ہے۔ شاید دنیا کی کسی جماعت میں ہو۔ علمائے کرام کی حالت دیکھی جاوے۔ تو عوام سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ انہوں نے تو ایک دوسرے کے خلاف شتم و دشنام میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ کفر کی مشین تو اتنی کفر باری کر رہی ہے۔ کہ شاید ان کے فتوی کفر سے کوئی آدمی سلامت رہا ہو۔ معمولی باتوں پر جھٹ کفر کا فتوی لگا دیتے ہیں۔"

(اخبار اہلحدیث ۲۴ر جنوری ۱۹۴۷ء صفحہ ۵)

مولوی ثناء اللہ صاحب بتلائیں۔ کہ کیا ایسی بھی ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد انکم اعلم بامور دنیاکم علماء تم شر من تحت ادیم السماء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح زماں کے لئے عیسائیوں کی پکار

ذیل میں ہم رسالہ پریکیکل کرسچیانٹی (انگریزی) سے ایک مکالمے کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ یہ چھوٹا سا رسالہ دوماہ میں ایک بار ۳۵ کیتھرائن پلیس ویسٹ منسٹر سے آفیسرز کرسچین یونین کی زیر ادارت شائع ہوتا ہے۔ عیسائی دنیا بھی موجودہ زمانے میں مسیح کی آمد ثانی کے نشانات دیکھ رہی ہے۔ مگر کوئی مسیح بادلوں کے ساتھ آسمان سے نہیں اترا۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ (ایڈیٹر)

کیا ہی عجیب دنیا ہے جس میں ہم بستے ہیں۔ ہم میں سے بہتوں کو ۱۹۱۴ء یاد ہوگا وہ امن و افراط کا زمانہ؛ پھر ۱۸-۱۹۱۴ء کا زلزلہ اور دنیا امن و سکون کے آسمان سے نیچے زمین پر آگری۔ پھر ۳۵-۱۹۳۵ء کا زلزلہ ۔۔۔ دنیا کی آنکھیں کھلیں۔ شک ہی ہے کہ پھر حقیقی امن قائم ہوگا بھی کہ نہیں خوفزدہ ہے کہ ایٹم بم کی آفت کا کیا چارہ؟

ایچ جی ولز نے تو یہاں تک کہدیا ہے کہ "یہ خاتمہ ہے"۔ اس کے نزدیک انسان تباہی کے کنارے پر اپنی عقل و خرد کا شکار اور نفرت و خوف کا مقید۔

کیا واقعی یہی انجام ہے؟ عیسائی اس سے کبھی متفق نہیں ہو سکتے۔ یسوع مسیح ہی ان مشکلات کو حل کر سکتا ہے۔ اس کا وعدہ ہے کہ وہ خود واپس آئے گا۔ اور اس کا عمل کرے گا۔

اس نے اپنی واپسی کے وقت کے چند نشانات بتائے ہیں۔ جو سب اس وقت جمع ہونے ضروری ہیں۔ میں ان میں سے چند کا ذکر یہاں کرتا ہوں۔

انجیل میں لکھا ہے کہ یہودیوں کی فلسطین کی طرف اور مسیح کی مراجعت بالکل ایک ساتھ ہوگی۔ نبی اسرائیل کے لئے یہ دن قیامت کے دن ہونگے۔ اور ان پر ایسے مصائب آئینگے کہ ان کی جلاوطنی اور مظلومیت کی ساری تاریخ پر نہیں آئے۔

۱۹۱۷ء میں فلسطین ترکوں کی قید سے رہائی ملی۔ جس سے انجیل کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

یروشلم پر Gentiles کی غارت گری اس وقت تک رہے گی۔ جب تک ان کا وقت پورا نہ ہوگا۔

اس سے بھی بڑھ کر ہم نے یہودیوں کی مراجعت اور قوم یہود کا از سر نو قیام بچشم خود دیکھ لیا ہے۔ جس کے متعلق ہمارے خداوند نے کہا ہے۔

جب یہ باتیں وقوع میں آنے لگیں۔ تو اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ۔ کیونکہ تمہارے نجات کے دن آپہنچے۔

پھر اس نے کہا ہے۔

"یہ نسل ختم نہیں ہوگی کہ یہ تمام باتیں پوری ہو جائینگی"۔

دوسرے الفاظ میں وہ نسل جس نے یہودیوں کی مراجعت کا آغاز دیکھا ہے۔ وہی اسکی آمد ثانی کو دیکھے گی۔ یہودیوں کی ۱۹۱۷ء کی فلسطین کی طرف مراجعت کے فوراً بعد ۳۵-۱۹۳۵ء کی ساعی قوم کے خلاف خوفناک مخالفانہ موجیں بلند ہوئیں۔ ہٹلر نے جو سفاکیاں۔ یہودیوں پر روا رکھیں ایسی ہیں کہ آغاز عالم سے اب تک کبھی ظہور میں نہیں آئیں۔ لہٰذا یہ بھی مسیح کی آمد ثانی کا ایک عظیم نشان ہے۔

ہمارے خداوند نے ایک اور یہ نشان بھی بتایا ہے۔ کہ جنگیں اور جنگوں کی افواہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قوم قوم پر چڑھ دوڑیگی (فوج پر فوج) پچیس سال میں دو عالمگیر جنگیں جس میں دنیا کی تقریباً ہر قوم کسی نہ کسی طرح شریک رہی۔ شہروں کے شہروں کا صفایا۔ تہذیب تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ دنیا پر پہلے کبھی ایسی حالت وارد نہیں ہوئی۔ ازمنہ وسطیٰ کی جنگیں ان کے سامنے بازیچۂ اطفال نظر آتی ہیں۔

ہمارے خداوند خدا نے قحط وباؤں اور زلزلوں کی خبر بھی دی ہے۔ قحط اخبارات کا عام مضمون ہے۔ عالمگیر قحط کا خطرہ لگ رہا ہے بے شمار لوگ بھوک کا شکار ہو رہے ہیں۔ جا بجا زلزلے آرہے ہیں۔ اور روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور اب تمام دنیا پر اس طرح مسلط ہو رہے ہیں کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔

اس نے اپنے آنے کے وقت کے متعلق کہا ہے "اقوام پر مصیبتیں ٹوٹ پڑینگی اور لوگوں کے دل خوف سے بیٹھ جائینگے"۔

آج یہ صورت کس قدر نمایاں ہے

شیطان کے متعلق کہا گیا ہے کہ ۔ ۔ ۔ وہ ہوائی طاقت کا شہزادہ ہے۔ ہم موجودہ ایام میں دیکھتے ہیں۔ کہ اس نے انسان کی تمام ہوائی ایجادات کو کس طرح ہلاکت کا آلہ کار بنا دیا ہے۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ میں سو سو پونڈ کے بم پھینکے گئے تھے۔ مگر گزشتہ جنگ میں ان کا وزن ہزاروں فیصدی بڑھا دیا گیا اور ان کی تباہ کارانہ طاقت میں بے حد اضافہ کر دیا گیا۔ وارسا۔ وارٹرڈم۔ لنڈن۔ کولون۔ اور برلین اس کے شاہد ہیں۔ ہتھیار بنے ہتھیار بنے نکلے۔ اور پھر آخر میں ایٹم بم جس کی ہلاکت آفرین موت کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے راکٹ استعمال کرنے کی تیاریاں ہیں خدا کی مداخلت کے بغیر دنیا کا مکمل تباہی سے بچنا محال نظر آتا ہے۔

پھر "آخری وقت" کے متعلق دانیال کی کتاب میں بتایا گیا ہے۔ کہ سفر اور علم بہت ترقی کر جائینگے۔ بہت سے موجودہ افسران شاہی موٹر کار ہوائی جہاز کے وجود میں آنے سے پہلے پیدا ہوئے ہیں۔ مگر اب ہم چند گھنٹوں میں بحر اطلانٹک کو جھلانگ سکتے ہیں علم نے اپنی وسعت اور اہل علم کی تعداد کے لحاظ سے بہت ترقی کی ہے۔ اس کی وجہ لیسرچ لائبریری۔ ریڈیو۔ اخبارات۔ رسالے اور عوامی کتب خانوں کی بہتات ہے۔ دنیا کی حالت کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔ آج کا انسان کیا ہے خود پرست۔ بندۂ حرص و ہوا۔ بد گو و نافرمان۔ خدا سے محبت کی بجائے عیش و عشرت کا فریفتہ۔ مشکل موشاں کرتوت کا قراں

روحانی حالت کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ کفر اور ایمان کی فیصدی بڑھ جائیگی۔ پانچ فیصدی سے زیادہ لوگ گرجوں میں نہیں جائینگے۔ لوگ صحیح اصول کو ترک کر دینگے۔ آج کتنے ہی ہیں۔ جو اپنے گناہوں کے اقبالی ہیں۔ اور نجات دہندہ کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ جن کی خاطر اس نے اپنا قیمتی خون بہایا۔ مگر اس کے باوجود ان کے کان ہر جھوٹے خیال سننے کے لئے مشتاق نظر آتے ہیں۔

صرف چند نشانات خداوند یسوع مسیح کی آمد ثانی کے وقت موجود ہونگے ہم نے یہاں بیان کئے ہیں۔ جب سب نشانات موجود ہونگے تو وہ ضرور آئیگا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ لحظہ ہم پر آگیا ہے۔ دیکھو دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آتا ہے۔ اور ہر آنکھ اسکو دیکھے گی۔

اے خداوند یسوع آ!

مولوی محمد علی صاحب جواب کیوں نہیں دیتے؟

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء کے موقعہ پر مصلح موعود والی معرکۃ الآرا تقریر میں اپنے دعویٰ مصلح موعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ "مولوی صاحب کے سب اعتراضات بے حقیقت ہیں اور خدا تعالےٰ کے انکشاف کے بعد تو ان کی کوئی حقیقت باقی ہی نہیں رہتی اگر وہ سمجھتے ہیں کہ میں نے جھوٹ بولا ہے تو مجھ سے مباہلہ کر لیں۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ خواب شیطانی ہے۔ تو قسم کھا کر اس کا اعلان کریں۔ پھر خدا تعالےٰ کا ہاتھ دیکھیں"۔ (الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۴۳ء)

آج دو سال سے زائد عرصہ ہونے کو آیا ہے۔ مولوی صاحب کیطرف سے اس کا کوئی جواب شائع نہیں ہوا۔ کیا وہ اس چیلنج کی قبولیت کا اعلان فرما کر اپنی مہر سکوت توڑینگے؟ کیونکہ ان کا آئے دن اپنے کسی چیلنج کا جواب مانگنا اسی قدر بے حقیقت ہے۔ جس قدر کہ خود حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چیلنج پر دو سال سے زائد عرصہ سے خاموشی اختیار کئے رکھنا

خاکسار: ملک فیض الرحمٰن فیضی ایم۔ اے

نہایت ضروری اعلان

گزشتہ دس کے عرصہ میں جو احمدی احباب جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ (لاہور) میں مقررہ ایام زیادہ عرصہ مقیم رہے ہوں۔ انہوں نے جس قدر رسیدیں کسی قسم کے چندہ کی یہاں کے سیکرٹری مال سے حاصل کی ہوں۔ وہ فوراً رجسٹری کرکے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ اس امر کی قسم رکھیں کہ رسید بالکل محفوظ رجسٹری کرکے ہی واپس بھیجنے کا انتظام کیا جائے گا۔ ایک نہایت ضروری [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سفر کشمیر

(۱۴)

(تقریر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ)

یہ حصہ مضمون نہایت اہم اور دلچسپ ہے۔ مگر تفصیلی طور پر وقت چاہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان محققین کی تحقیق کو بالتفصیل جو اپنی مشہور تصنیف میں نقل کیا ہے۔ جو مسیح ہندوستان کے نام سے موسوم ہے۔ میں اس موقعہ پر اس کے ضروری خلاصہ پر اکتفا کروں گا۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کے اس سفر دور دراز یعنی ہندوستان کے سفر کی غایت غائی یہی تھی تاکہ وہ اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ جو تمام اسرائیلی قوموں کی تبلیغ کا فرض اُن کے ذمہ تھا۔ پس اس حالت میں یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ وہ ہندوستان اور کشمیر میں آئے ہوں بلکہ تعجب اس بات میں ہے کہ بغیر ادا کرنے اپنے فرض منصبی کے وہ آسمان پر جا بیٹھے ہوں۔ ص۱۰۵

اس کتاب کے صفحہ ۵۱ پر حضور فرماتے ہیں۔ "اب معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیلی اس ملک میں آکر اکثر ان میں سے بدھ مذہب میں داخل ہو گئے تھے۔ اور بعض ذلیل قسم کی بت پرستیوں میں پھنس گئے تھے۔ سو اکثر ان کے حضرت مسیح کے اس ملک میں آنے سے راہ راست پر آ گئے۔ اور چونکہ حضرت مسیح کی دعوت میں آنے والے بنی کے قبول کرنے کے لئے وصیت تھی۔ اس لئے وہ دس فرقے اس ملک میں آکر کشمیری اور افغان کہلائے۔ آخر کار سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

اور ان اقوام کا مسلمان ہونے کا واقعہ بھی جس طرح اسلامی تاریخ میں مروی ہے۔ اس پر اگر غور کیا جائے۔ تو اس سے بھی یقیناً پتہ چلتا ہے۔ کہ ان اقوام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خوشخبری نہایت ہی گہرے طور پر ذہنوں میں راسخ کر دی گئی تھی۔ اور انہیں آسمانی بادشاہت کی بنیاد ڈالنے والے کامل راستباز کی ایسی شدید انتظار تھی۔ کہ جونہی ان کے کانوں میں خبر پہنچی۔ کہ وہ جزیرہ عرب میں ظاہر ہوئے ہیں۔ ایک وفد قیس یا کیس نامی شخص کی زیر قیادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا گیا یہ وفد حضور کے پاس بطور معزز مہمان کے ایک عرصہ رہا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے فیض یاب ہوا۔ اور جب یہ وفد اپنے وطن کو واپس ہونے لگا۔ تو حضور نے قیس کا نام عبدالرشید رکھا۔ اور اسے پہلوان کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ لفظ پہلوان سریانی زبان کا ہے۔ اور اس کے معنی ہیں جہاز کا سکان۔ اور یہ لقب اس لئے دیا گیا۔ کہ قیس اپنی قوم کے لئے بطور رہنما کے ثابت ہوا۔ جس کی تبلیغ سے نہ صرف افغان بلکہ افغانوں سے تعلق رکھنے والی ہم نسل ہم عقیدہ سبھا یہ قومیں جو بنی اسرائیل میں سے تھیں۔ مسلمان ہو گئیں۔ یہ واقعہ طبقات ناصری کی مشہور تاریخ میں لکھا ہوا موجود ہے۔ سورۃ احقاف میں جس وفد کا ذکر اذ صرفنا الیک نفرا من الجن کے الفاظ سے کیا گیا ہے۔ وہ یہی وفد تھا۔ جس کو اسلامی تاریخ میں اسقدر اہمیت حاصل ہوئی۔ کہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی قومیں ساری کی ساری اسلام میں داخل ہو گئیں۔ لفظ "جن" عربی میں پہاڑی اقوام پر اطلاق پاتا ہے۔ اور اجنبی اقوام پر بھی۔ اور اس کے معنی پوشیدہ کے بھی ہیں۔ پس لفظ "جن" اپنے معنوں میں کیا بلحاظ پوشیدگی کے اور کیا بلحاظ اجنبی ہونے کے اور کیا بلحاظ پہاڑی اقوام کے نہایت صحت کے ساتھ افغانستان وغیرہ بنی اسرائیلی اقوام پر چسپاں ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ قومیں مدت تک تاریخ کی نظر سے اوجھل رہیں۔ اور سورۃ احقاف کی آیات میں اس بات کی تصریح ہے۔ کہ جنوں کا جو وفد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تحقیق کے لئے آیا۔ اور قرآن مجید کو توجہ سے سنا اور ایمان لایا۔ اپنے واپس جا کر اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی۔ یہ وفد موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والی قوم کی طرف سے تھا۔ سورۃ جن میں بھی جنوں کے قرآن مجید سننے اور ایمان لانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ مگر ان کا عقیدہ ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ اور ان کا یہ عقیدہ بھی ہے۔ کہ اب آئندہ کوئی رسول نہیں آئیگا۔ بعض مفسروں نے جن میں مولوی محمد علی صاحب بھی ہیں۔ دونوں سورتوں کے مضمون کو ایک ہی واقعہ سے وابستہ کیا۔ اور کہا ہے کہ یہ وفد نصیبین کے یہودیوں کی طرف سے تھا۔ مگر یہ درست نہیں۔ اول اس لئے کہ ان دونوں وفدوں کے اعتقاد کا جو ذکر سورہ جن اور سورہ احقاف میں کیا گیا ہے۔ کھلا کھلا اختلاف ہے۔ اور دوسری وجہ ان کی غلطی کی یہ ہے کہ سورہ احقاف میں بنی اسرائیلی اقوام میں تبلیغ کئے جانے اور ان کے ایمان لانے کا ذکر ہے۔ اور سورۃ جن میں عیسائی اقوام کے ایمان لانے کی ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جس کا تعلق ہمارے زمانہ کے ساتھ مماثلت عیسوی کے تسلسل میں ہے۔ جیسا کہ سورۃ جن کا سیاق اور اس کے آخری الفاظ ان ادری اقریب ما توعدون ام یجعل لہ ربی امدا۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا۔ اس پیشگوئی کی نوعیت اور عظمت پر دلالت کرتے ہیں اور اس سورۃ کا مضمون یہ ہے۔ کہ عیسائی اقوام بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز مسیح محمدی کے ذریعہ سے سنیں گی۔ جس طرح مسیح موسوی کے ذریعہ سے بنی اسرائیل کی گم گشتہ اقوام نے آپ کی آواز کو سنا۔ اس وقت اس سورۃ کی تفصیل میں جانے کا موقع نہیں۔ تیسری وجہ مفسرین کی غلطی کی یہ ہے۔ کہ نصیبین کے وفد کو کوئی ایسی تاریخی اہمیت حاصل نہیں ہوئی۔ اور نہ یہ معلوم ہے۔ کہ آیا نصیبین کے لوگ بطور نمائندہ وفد کے آئے تھے۔ یا انفرادی حیثیت میں۔ علاوہ ازیں نصیبین کے یہود بحیثیت قوم ایمان نہیں لائے۔ بلکہ وہاں اب تک بھی یہودی ہی آباد ہیں۔ اور کچھ عیسائی بھی ہیں۔ اور کچھ بدوی قبائل جو غالباً شمر یا اُس کی بحیثیت نمائندہ قوم کے اگر کسی وفد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تحقیق کرنے اور اپنی قوم کو دعوت حق دینے کا شرف حاصل ہوا۔ تو وہ یہی قیس کا وفد ہے۔ جس کی قوم افاغنہ نے اسلام قبول کیا۔ اور پھر ان کو دیکھ کر ان کی ہمسایہ اسرائیلی النسل ساری اقوام نے اسلام قبول کیا۔ یہ واقعہ تاریخ اقوام میں بہت ہی اہمیت رکھنے والا واقعہ ہے۔ اور ہمارے اس مضمون سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس واقعہ سے ایک یقینی نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ افغانستان ہزارہ اور کشمیر کے علاقوں میں آباد ہونے والے بنی اسرائیل کے تمام قبائل کا بغیر استثناء کے اسلام قبول کرنا یہ دلیل ہے اس بات کی۔ کہ حضرت عیسیٰ ہونے ان کے درمیان آکر آسمانی بادشاہت کی منادی اسی عمدگی سے کی۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اور انہیں اطلاع پہنچی۔ تو بذریعہ وفد اسکی تحقیق کر کے وہ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ یہ اسرائیلی قومیں پہلے گو تم بدھ کی اخلاقی تعلیم سے متاثر ہو کر ان کی پیرو ہوئیں۔ اور پھر جب حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام ان میں آئے۔ تو پھر ان کی دعوت کو قبول کیا۔ اور اس قبولیت کے صلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ان کو ایمان لانا نصیب ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "بدھ کے معتقد آئندہ زمانہ کی امید پر ہمیشہ اپنے تئیں تسلی دیتے تھے۔ کہ وہ متیا (مسیحا) کے شاگرد بن کر نجات کی خوشحالی حاصل کریں گے۔ یعنی ان کو یقین تھا۔ کہ متیا (یعنی مسیحا) ان میں آئیگا۔ اور وہ اس کے ذریعہ سے نجات پائیں گے۔ کیونکہ جن لفظوں میں بدھ نے ان کو متیا (مسیحا) کی امید دی تھی۔ وہ الفاظ صریح دلالت کرتے تھے کہ اس کے شاگرد متیا کو پائیں گے۔ اب کتاب مذکور (یعنی لکھا وتی سُتتان) کے اس بیان سے بخوبی یہ بات دل یقین کو پیدا کرتی ہے۔ کہ خدا نے ان لوگوں کی ہدایت کے لئے دونوں طرف سے اسباب پیدا کر دیئے تھے۔ یعنی ایک طرف تو حضرت مسیح بوجہ اپنے اس نام کے جو پیدائش سے ۱۰۱ (۱۰۱) سے سمجھا جاتا ہے۔ یعنی آسمانی جماعت کو اکٹھا کرنے والا۔ یہ ضرور تھا۔ کہ اس ملک کی طرف آتے جس میں یہودی آکر آباد تھے۔ اور ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئے آسمان و نئی زمین

جماعت احمدیہ کی عدن اور مشرقی افریقہ میں تبلیغی سرگرمیاں

سواحیلی اور گجراتی زبانوں میں احمدیہ لٹریچر

عدن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصنیفات کی اعجازی شان کا اعتراف

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اس خواہش کو مسیح پاک کے پیغام کے اشاعت کی توفیق بخشی۔ عدن کا داخل علم طبقہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصنیفات کی اعجازی شان کا معترف ہے۔ چنانچہ میں نے بہت سے زیر تبلیغ احباب کو حضور کی کتب۔ اعجاز مسیح۔ استفتاء التبلیغ۔ رتمام الحجۃ۔ حمامۃ البشریٰ۔ منن الرحمٰن نور الحق۔ کرامات الصادقین تحفہ بغداد وغیرہ پڑھنے کو دیں۔ اور انہوں نے مطالعہ کے بعد اس امر کو تسلیم کیا کہ ایسی عمدہ تالیفات عرب کے علماء بھی نہیں کر سکتے۔ رہا وقات حیرت ہو کر پوچھتے ہیں کہ یہ علم حضور نے کہاں سے سیکھا۔ اور میرے جواب دینے پر کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک رات میں عربی کا چالیس ہزار مادہ سکھایا تھا۔ ایوتی الحکمۃ من یشاء کو بہت پڑھ دیتے ہیں۔ اور بے اختیار کہہ اٹھتے ہیں کہ واقعی یہ شخص ولی اللہ ہے۔

اسٹیبل ٹریڈنگ ایسوسی ایشن لاہور

کے پریذیڈنٹ جناب ملک محمد حیات صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر لکھتے ہیں کہ آپ کی لواسیری گولیاں تو کرامت ہیں۔ مجھے بہت لمبے عرصہ سے لواسیر ہے۔ آپ کی گولیوں نے پہلے روز ہی طلسمی اثر دکھایا۔ میرے لئے تو یہ گولیاں کرامت ہی ہیں۔ لواسیری ایک ماہ کا کورس قیمت سلفے آنہ

طبیہ عجائب گھر جشٹڑ قادیان دارالامان

ایک نفع بخش سودا

ایک نہایت عمدہ باموقع جگہ مکانات اور قطعات پر مشتمل ہے۔ جس کا کرایہ بہت معقول وصول ہو رہا ہے۔ زمین رکھنے کی ضرورت ہے۔ روپیہ محفوظ تجارت پر لگانے والے احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

ج۔ س معرفت منیجر صاحب الفضل قادیان

درخواست دعا

عزیزہ حمید اللہ خانصاحب پسر شمشاد علی صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور میں بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے واسطے دعائیں کر کے مشکور فرمائیں۔

مفتی محمد صادق قادیان

مولوی محمد علی صاحب پر آخری اتمام حجت

مولوی محمد علی صاحب پانچ سال سے ذیل کا حلف اٹھانے سے گریز کرتے ہیں۔ گو ان کو پچپن ہزار روپیہ نقد انعام دیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل ہمارے شائع شدہ انگریزی اردو رسالے میں موجود ہے۔ جو مفت مل سکتا ہے۔ اب ان پر آخری حجت پوری کرنے کے لئے ہم ان کو یہ بھی اختیار دیتے ہیں کہ اگر اس حلف میں کوئی ایسی بات درج ہو جو ان کے عقائد میں داخل نہیں تو وہ ہم کو بتا دیں۔ ہم اس کو اس حلف میں سے خارج کر دیں گے۔ اب بھی جو صاحب ان کو حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے ان کو بھی پانچ ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ اسی طرح جملہ سات ہزار روپیہ ہم ان کی جسب خواہش جناب خان بہادر مالا عبد الکریم صاحب آنریری مجسٹریٹ سکندر آباد کے پاس جمع کرا دینے کو تیار ہیں۔ اس پر بھی اگر حلف نہ کریں گے تو

اے آسمان و زمین تم گواہ رہو

کہ ہم نے اس دور کی انسان پر جس کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے بفضل خدا تعالیٰ ہر طرح سے حجت پوری کر دی ہے۔ اس طرح خلافت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت بفضل خدا تعالیٰ پھر ایک بار دنیا میں آشکار ہو گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

خاکسار عبد اللہ الم دین

حلف کے اصل الفاظ

"میں محمد علی یزیدیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات پر حلف اٹھاتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جو دعویٰ صدی کا رپانی مجدد مسیح موعود تھا ہوں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس کے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ مسلمانوں میں ایسا شخص جو خواہ اپنے آپ کو کوئی ہی شریعت والا یا مستقل نبی نہ کہتا ہو۔ اور اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام کہتا ہو۔ شریعت اسلام کا کامل طور سے پابند ہوں۔ دن رات جان مال سے اشاعت اسلام کرنے والا ہو۔ پھر بھی اگر وہ اپنے آپ کو خدا کی طرف سے وحی یا الہام پا کر نبی یا رسول کہتا ہو۔ وہ میرے نزدیک یقیناً جھوٹا کافر اور دجال ہے۔ دوسرا میرا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ مسیح موعود کا منکر یا مکذب اگر کلمہ گو ہے۔ تو وہ ہرگز کافر نہیں ہو سکتا۔ یہی عقائد مسیح موعود کے تھے۔ اور یہی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی حقیقت سے یہی عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی تک اپنے رسالوں میں شائع کرتا رہا۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی چھ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانہ تک یہی عقیدہ رکھتا تھا۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے آپ کو قرآن شریف کی آیت استخلاف کی رو سے خلیفۃ المسیح الثانی قرار دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور اپنے منکرین و مکذبین کو منکر و کافر قرار دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ عقائد سراسر غلط اور جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے خلاف ہیں۔ اس لئے وہ ہرگز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے واجب الاطاعت امام نہیں ہو سکتے۔ بلکہ میرے یہی عقائد صحیح ہیں۔ اور اگر میرے مذکورہ بالا عقائد خدا تعالیٰ کے نزدیک صحیح نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہیں اور میں ان عقائد کی اشاعت کرنے میں صحیح رہنمائی نہیں کرتا۔ بلکہ گمراہی پھیلاتا ہوں۔ تو میں یہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے قادر و ذوالجلال ہذا جو جمیع زمین و آسمان کا واحد مالک ہے۔ سادر ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے تمام قدرتی تحقیقات کو حاصل ہیں۔ تو ہی تنہا و غالب اور منتقم حقیقی ہے۔ اور تو ہی علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ہے اگر تیرے نزدیک میرے مذکورہ بالا عقائد غلط اور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے عقائد صحیح ہوں تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت واقع کر یا کسی ایسے غضب ناک و عبرتناک عذاب میں مبتلا کر۔ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے۔ کہ میں ناحق پر تھا۔ اور دنیا میں گمراہی پھیلایا کرتا تھا۔ جس کی پاداش میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی۔ آمین ثم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"شیخ عثمان" میں دو دن تبلیغ کی۔ اور تبرہ احباب تک پیغام پہنچایا۔ فواہی ہاسپٹیریانٹ چوہدری غلام میں اٹھارہ احباب کو تبلیغ کی۔

ایک صاحب سے جو اپنے حلقہ میں ایک بارسوخ شخصیت کے مالک ہیں سوفات مسیح پر گفتگو ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ کسی حدیث صحیح مرفوع متصل میں لفظ آلسماء دکھا دیں تو ہم اس پر تیس ہزار روپیہ دینے کو تیار ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ایسا نہ کر سکا تو میں احمدیت کو قبول کروں گا۔ انہوں نے وہی بات کی ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یہ لفظ بخاری میں دکھا دوں گا۔ پس احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل کو حق کے لئے کھول دے۔ آمین

عرصہ زیر رپورٹ میں حسب پروگرام رات کو بخاری کا درس جاری رہا۔ چار تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ غلام احمد مروی فاضل از عدن

مشرقی افریقہ

الہام زیر رپورٹ میں خاکسار نے ماہ نبوی ۱۹۶۴ء کا رسالہ ہوبانی سواحیلی Mohamedi Mahamadi مرتب کیا جس میں دیگر ضروری مضامین کے علاوہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان کے بیان شدہ معارف کا خلاصہ بالفضل سے ترجمہ کیا۔

(۲) رسالہ "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کا ترجمہ ایک عزیز نے سواحیلی میں کیا تھا خاکسار نے اس کی نظر ثانی و تصحیح کی۔

(۳) ان دنوں خاکسار نے ٹنگانیکا جو کسی زمانہ میں ۶ جرمنوں کی تجارت کا مرکز رہ چکا ہے کے سامان نو جوانوں کے نام ایک تبلیغی خط سواحیلی زبان میں تحریر کیا۔ پندرہ نوجوانوں کے نام خط روانہ کیا ہے۔ اور ہر ایک کو کشتی نوح ہوبانی سواحیلی بطور نمونہ کے ساتھ بھیجی ہے۔

(۴) عرصہ زیر رپورٹ میں قریباً تین ہزار ٹریکٹ بروشر وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ جن میں ۱۰۰ ٹریکٹ سواحیلی بھی تھے۔ ۱۰۰ ٹریکٹ واپس آئی گئے ہیں۔ جن ۱۰۰ ٹریکٹ نے سواحیلی دان التبلیغ کی تکمیل میں حصہ لیا تھا۔ انہیں انگریزی ٹریکٹ مجددی بائبل مسیح کہاں ہے۔ دنیا کا آخری مذہب وغیرہ رسائل کافی مقدار میں دیگر دیئے تاکہ وہ اپنے علاقہ کے انگریزی دان طبقہ میں اسے تقسیم کریں۔ اسی طرح اور کافی لٹریچر سواحیلی اور گجراتی زبان میں تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں ۳۰۰ پوسٹ کارڈ سائز کے

مختلف چیفس اور انگریزی خواں افراد کو تبلیغی خطوط بھجوائے۔

(۵) مورخہ ۲۲ و ۲۳ نومبر ۶۴ء مولوی نور الحق صاحب انور نے دیگر چند دوستوں کو ساتھ لے کر بطور وقار عمل مسجد کی صفائی کی۔ باغیچہ میں باڑ لگائی اور درختوں کی کانٹ چھانٹ کی۔ اسماعیلیہ کمیونٹی کے مشنری مسٹر ابو علی صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور مسلمانوں کے موجودہ انحطاط کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ میں نے انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سامی جلسہ سے آگاہ کیا۔ قرآن کریم حدیث شریف کا درس مولوی نور الحق صاحب دیتے رہے اور گاہے گاہے مجلس عرفان کے بیان فرمودہ معارف کا خلاصہ کر کے دیتے رہے۔

تحریک جدید کے پچیسویں سال کے وعدے احباب نے لکھوائے ہیں۔ علاوہ بعض نے مقامی سیکرٹری مال کو یہ رقمیں ادا بھی کر دی ہیں۔

اس عرصہ میں ۱۴ خطوط تحریر کئے اور خاکسار اور مولوی نور الحق صاحب کچھ کوفا اور لیسٹا القرآن اور اردو پڑھاتے رہے۔ جس میں بعض غیر احمدیوں کے بچوں نے بھی شرکت کی۔

ٹبورا سے یکصد میل کچا حصہ پر مولوی نور الحق صاحب اور قاری محمد لیٰسین صاحب تبلیغ کے سلسلے میں گئے۔ اور متعدد دیہات میں کامیاب تقاریر کیں۔ جن کا بہت عمدہ اثر رہا۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ کینیا کالونی میں احمدیت اب ترقی کر رہی ہے۔ اور چند دیہات میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ بعض مقامات پر نئی مساجد بھی بن رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کو نور احمدیت سے کما حقہ منور فرمائے

بشیر مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ)

فوری ضرورت

ایک تجربہ کار نلکے کے کام کے ماہر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی خواہشمند اپنی درخواست مع اپنا سارٹیفکیٹ کارکردگی کے بھیجوائیں۔ یا خود آکر ملیں:۔

منیجر۔ پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

مولوی عبداللہ صاحب بہائی کا اقرار بابت قبر عیسیٰ علیہ السلام

اسبد و اور الحکم کے فائل اس امر کے گواہ ہیں۔ کہ جب مولوی عبداللہ صاحب کشمیری قادیان میں تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستہ تھے تو حضور کی تحریک میں رطب اللسان تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے لیکن بہائیت کے اغواء گروہ میں گرنے پر قریباً پچاس سال کے بعد حیات مسیح علیہ السلام جیسی بات کے قائل ہو گئے ہیں۔ کہ جسے وہ کل عقلیہ اور عشرہ اربعہ نقلیہ اور نصوص قرآنیہ سے باطل سمجھ چکے تھے۔ چنانچہ ہم ان کی خدمت میں الحکم جلد ۵ صفحہ ۱۵ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء سے ان کی رائے امام علیہ السلام کے چند اشعار پیش کرتے ہیں جن میں قبرہ از آسمان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ تسلیم کیا ہے۔

ازدم تو نفخ شد در قوم روح زندگی	مردگان را جان دہ ای مسیح آخریں
حربہ علوی بدست تو پئے کسر صلیب	نصرت از دولت حق باد شہ نہاں آمتیں
ہمدمی در وقت خود بر حسب تبشیر نبی	از سنانت پارہ پارہ شد سر مفتریں
کیف انتم در بخاری خوب گفتہ رہنما	اسکم گفتا برائے قطع عذر منکریں
پس چرا ایں قوم را سرے سما باشد نظر	کے بیائد ابن مریم تا قیامت بر زمین
بر دوانش عقل و نقل و معتبر باشد گواہ	ہم تو فی آنکہ را شد در قرآنِ مبیں

پھر ۶ صفحہ پر شائع شدہ نظم میں مولوی صاحب کہتے ہیں

گفت یحییٰ بر ضرورت در حقیقت من نیم	گفت عیسیٰ از کنایہ آں نبی باشد ہمیں
ایں چنیں تقریر خوشتر گر نمی فہمد خری	آں بود حق سلیماں جاہل غلوت نشیں
کی بود بر آسمان زندہ مسیح ناصری	زیر خاک آسودہ باشد جسم ختم المرسلیں

پھر حضرت رسول کریم و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کر کے کہتے ہیں۔

ای خدا بر ہر دو از من صد سلام من رساں — ہم بر روح پاک جملہ انبیاء و مرسلیں
دنیا کا ترغم شد بنا بعد از خدا بتنا ر ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

عنبرین

اگر آپ کے جسم میں قوت مدافعت ہے تو آپ بیماری کا مقابلہ کر سکتے ہیں

قوتِ مدافعت کے ذریعہ آپ اپنے کام بخوبی سرانجام دے سکتے ہیں

قوتِ مدافعت حاصل کرنے کا بہترین موسم موسم سرما ہے۔

قوتِ مدافعت عنبرین میں تمام و کمال موجود ہے۔

قوتِ مدافعت اور طاقت جسمانی کے لئے آپ کو عنبرین کے استعمال کا مشورہ دیا جاتا ہے ؛ قیمت فی شیشی پانچ روپے

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ نور الدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۹۸۹۹۔ منکہ شاہ احمد ولد میاں فقیر محمد صاحب قوم ترکھان پیشہ وسنداری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن بھگواں ڈاکخانہ گورداسپور ریاستی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۲ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۲۵ روپے ہے میں تائید اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی اور جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرے متصرفہ متروکہ ثابت ہوا سکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: شاہ احمد لقلم خود موصی گواہ شد۔ عزیز احمد امیر جماعت احمدیہ بھگواں۔ گواہ شد۔ شریف احمد قادیان۔

نمبر ۹۸۹۸۔ منکہ فخر الدین ولد شیخ عزیز الدین صاحب قوم شیخ پیشہ خیاطی عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن ڈیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر ریاستی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۲ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے میری ماہوار آمد ۱۲۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ فخر الدین بقلم خود گواہ شد۔ نور الدین

ذیلدار چک ۹ بنگہ گواہ شد۔ سید اصغر حسین شاہ الیکٹر بیت المال۔

نمبر ۹۸۹۷۔ منکہ مہتاب بی بی زوجہ چوہدری بہلول دین صاحب قوم جٹ عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۰۸ء ساکن کھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۲ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے خاوند کی طرف سے وہ کنال اراضی بطور حق مہر مجھے مل چکی ہے۔ علاوہ زیں حق مہر ۲۲۰۰ روپے ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد مجھے حاصل ہوئی یا میرے وفات کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی حق مہر وصول ہو چکی ہوں آمدنی: ۔ مہتاب بی بی نشان انگوٹھا گواہ شد فضل الرحمن امیر جماعت احمدیہ کھٹیالیاں گواہ شد: بہاول دین خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔

نمبر ۹۸۹۶۔ منکہ عائشہ صدیقہ بنت فتح محمد سیال قوم سیال عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن پنڈی گھیب ضلع کیمل پور ریاستی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۲ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند چار ہزار روپیہ زیور و دو ہزار روپیہ کا ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں مگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الاصاب: ۔ عائشہ صدیقہ بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد: ۔ سلطان محمد خاں شوہر موصیہ گواہ شد: ۔ علی محمد صحابی وموصی انسپکٹر وصایا۔

فولاد اور لائیٹر تیار کرنیوالی کمپنی کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی رائے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے کمپنی کے لئے دعا بھجواتے ہوئے یہ فقرات تحریر فرمائے۔

"میرا خیال ہے کہ اگر اس کمپنی کو احتیاط کے ساتھ اور فنی اصول کے ماتحت چلایا گیا تو یہ انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ

انا اللہ الملک الحدید

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

وکیل التجارت لتحریک جدید

اسلام مساوات

بہترین ٹارچ یہاں مالک اور مزدور ایک ہی صف میں کام کرتے ہیں

ساتھ روز بنانے والا کارخانہ ٹارچ کمپنی قادیان

عرق نور

ضعف جگر۔ پرانی پیچش۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد سر جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کرکے بھوک کو پیدا کرتا ہے اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون کو پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت بخشتا ہے

عرق نور عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کرنے کا قابل اور لاجواب دوا ہے۔ بالخصوص اکثر کی لاجواب دوا ہے

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۱۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

المشتہر ڈاکٹر نور بخش ایند سنز عرق نور جنرل مرچنٹ قادیان پنجاب

ضرورت رشتہ

ایک شریف احمدی خاندان کی لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی میٹرک پاس اور جے ٹرے دی ہے سلائی۔ کشیدہ کاری۔ ہوم نرسنگ اور ٹائپ میں بھی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکی ہے۔ امور خانہ داری سے واقف ہے۔ رشتہ شریف اور مخلص احمدی خاندان سے ہو۔ جملہ خط و کتابت بنام خانم صاحبہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل ہونی چاہیئے

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اس میں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جا سکتی ہیں۔ نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمتی فی شیشی سات روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان۔

روپ سنوار کریم	رشک چمن سینٹ	پیرس کولڈ کریم
چھائیوں کیلوں دھبے اور بدنما داغوں کا کامیاب علاج قیمت عہ فی شیشی	دلکش و مفرح خوشبو ہر قسم کے عطر حسب قیمت فیتولہ ۱۲ ۱۲ ۱۲ روپے ۱۲ روپے ۱۲ روپے	جلد ملائم اور خوبصورتی رکھنے کے لئے بہترین چیز۔ قیمت ۱۲ انچ ۱۲ روپے ۱۲ انچ ۱۲ روپے
حمید یہ فارمیسی قادیان		کیلئے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ڈاکٹر امبیدکر بھی تو شامل ہے اور سکھ بھی موجود ہیں مگر اسمبلی کے اندر ان کو لڑنے بھڑنے کا اختیار ہے۔ برطانوی حکومت جس سے لیگ نے خواہش کی ہے کہ وہ اسمبلی کو توڑ دے۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس اعلان کو جو اس نے اپنی خوشی سے کیا ہے۔ انجام تک ضرور پہنچائے گی۔ برطانوی حکومت اپنے اعلان پر پابند رہنے کے لئے مجبور ہے۔ گو بعض صوبے اس اعلان کے مطابق اپنی خود مختاری قائم کرنا پسند نہ کریں مجھے امید ہے کہ برطانوی حکومت ہندوستان کے ساتھ معاملہ کرنے میں اپنی دیانتداری کا اعتبار زائل نہیں ہونے دے گی۔

کراچی ۴ فروری۔ میر غلام علی خاں تالپور وزیر سندھ شہری نے اپنے عہدے کا چارج وزیر اعظم مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ کے حوالے کر دیا۔ میر غلام علی کل عازم مشرقی وسطیٰ ہو رہے ہیں آپ کم از کم دو ہفتے مشرق وسطیٰ میں قیام فرمائینگے

پٹنہ ۴ فروری۔ مسلم لیگ کا اسمبلی پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ بہار اسمبلی کے اجلاس سے متعلق مسلم لیگ پارٹی کی روش کا فیصلہ کیا گیا طے پایا کہ موجودہ وزارت کے خلاف قرارداد ملامت منظور کی جائے۔ اور قرارداد عدم اعتماد پیش کرنیکے بعد پارٹی کے تمام ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر جائیں۔

علاوہ ازیں قرار پایا کہ اسمبلی کے تمام اجلاس کا مقاطعہ کیا جائے۔ تاکہ مسلم اقلیت کے بارے میں ہوگی کانگرس گورنمنٹ کی روش کے خلاف غیظ و غضب اور ناراضی کا اظہار کیا جائے۔ بہار گورنمنٹ نے مسلم اقلیت کے بارے میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کیا اور اپنے اختیارات کا غلط استعمال کیا ہے

علیگڑھ (کراچی) آج سندھ پنجاب اور یو۔ پی کے نمائندگان جو عنقریب بہاولپور ہاؤس علیگڑھ میں پنجاب کی صورت حال کے متعلق بات چیت کرتے ہوئے محمد علی جناح نے کہا۔ کہ پنجاب میں آخری فتح ہماری ہوگی۔

اس سلسلہ میں ضروری تدابیر پر عمل کیا جائے گا پنجاب میں پاکستان کی یہ پہلی لڑائی ہے۔ اچھے ہتھیاروں کے استعمال سے کانگرس اور اس کے حواری پاکستان کے قیام کو روک نہیں سکیں گے۔

نئی دہلی ۳۰ فروری۔ مسلم لیگ اور کانگرس کی مجالس عاملہ کے متفقہ مطالبہ کے باوجود حکومت ہند نے آزاد ہند فوج کے ان لوگوں کو جنہیں عدالتوں سے سزائیں ہو چکی ہیں۔ رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے معلوم ہوا ہے کہ جنرل ہیڈ کوارٹرز نے ان کی رہائی پر شدید اعتراض کیا ہے اور کہا ہے۔ کہ یہ لوگ قتل و غارت کے جرائم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور ان پر ثابت ہو چکے ہیں۔ لہذا ان کو رہا نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت ہند پہلے ہی آزاد ہند فوج کے گرفتار شدگان کے ساتھ نہایت نرم سلوک کر چکی ہے۔ جو لوگ قتل و غارت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انہیں رہا نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی رہائی سے ہندوستانی فوجوں میں زبردست ہلچل پیدا ہو جائے گی۔

قاہرہ ۳ فروری معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب لیگ کا ایک ہنگامی اجلاس یکم مارچ کو قاہرہ میں منعقد ہوگا جس میں مصر اور فلسطین کے معاملات پر غور و خوض کیا جائے گا چنانچہ لیگ کی طرف سے مصر۔ مشرق اردن۔ عراق شام۔ لبنان۔ یمنی اور سعودی عرب کی حکومتوں کو دعوت نامے بھیج دیئے گئے ہیں۔

لاہور ۳ فروری۔ شام سے ذرا پہلے لاہور میں عید میلاد النبی کا سالانہ جلوس نکالا گیا جس میں ایک لاکھ سے زائد اشخاص شامل تھے جلوس اپنے مقررہ راستوں سے نہایت پُرامن طریقے سے گذرا۔ پولیس کا بھاری قافلہ جلوس کے ہمراہ تھا۔

ناظمہ ۳ فروری:۔ پبلک سیفٹی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر ریاست ناظمہ کی حکومت نے کوٹ کپور کے (سندھوؤں کو) گرفتار کیا ہے۔

لاہور ۳ فروری:۔ ایک برقیہ کے جواب میں سردار اجیت سنگھ نے لکھا ہے۔ کہ صحت درست ہو رہی ہے۔ فروری کے وسط میں ہندوستان روانہ ہو جاؤں گا۔

ریاست بہاول پور میں زرعی زمینوں کی نیلام

افسر جس کے دستخط نیچے درج ہیں۔ بہاول پور اسٹیٹ میں بی اور نان بی اور دریا کی نزدیکی رقبہ حسب ذیل تاریخوں کو نیلام کریں گے۔

۴۰	۶۴۰	بہاولنگر	۱۱ فروری
۴۰	۹۰	خانپور	۱۲ فروری
۸۸۰	۷۵۱۰	بہاولپور	۱۳ تا ۲۰ فروری
	۲۰۷۰		۲۲ اور ۲۳ "

نوٹ۔ ۲۵ ایکڑ یا اس سے زیادہ کے قطعات کھلے نیلام میں فروخت ہونگے۔ ۱۰ سے ۲۵ ایکڑ تک کے قطعات کھلے نیلام میں بھی فروخت ہوں گے۔ یا مقامی لوگوں کے لئے مخصوص ہو جائینگے حسب رضامندی افسر نیلام ہونگے کامیاب بولی دہندہ سے ۱۵ فی صدی قیمت موقع پر ادا کی جائیگی جو بولی دہندہ کو موقع پر ادا کرنی ہوگی۔ اور باقی ایک مہینہ میں۔

قواعد انتخابات عہدیداران میں ایک ضروری ترمیم

نظامت علیا کی طرف سے اخبار الفضل مجریہ ۴ فروری ۱۹۴۷ء میں جو قواعد دربارہ انتخابات عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ شائع کئے گئے ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل الفاظ قاعدہ ۲۷ کے آخر میں زائد کر لئے جائیں:۔

"اور یہ انتظام ایک ماہ تک قائم رہ سکتا ہے"

(ناظر اعلیٰ قادیان)